منگل
9- جنوری 1996ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254

جلد 46-81 نمبر 8 | منگل 17 شعبان-1416ھ' 9 صلح 1375ھش' 9 - جنوری 1996ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں

نرا بدیوں سے بچنا کوئی کمال نہیں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ اسی پر بس نہ کرے۔ نہیں بلکہ انہیں دونوں کمال حاصل کرنے کی سعی کرنی چاہئے۔ جس کے لئے مجاہدہ اور دعا سے کام لیں یعنی بدیوں سے بچیں اور نیکیاں کریں۔ ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ خدا کو سادہ نہ سمجھ لے کہ وہ مکرو فریب میں آجائے گا۔ جو شخص سفلہ طبع ہو کر خدا تعالیٰ کو دھوکا دینا چاہتا ہے اور نیکی اور راستبازی کی چادر کے نیچے فریب کرتا ہے وہ یاد رکھے خدا تعالیٰ اسے اَور بھی رسوا کرے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یاد رکھنا چاہئے کہ دنیا میں جس قدر کوئی کسی سے خوف کرتا ہے یا کسی کی طرف رغبت کرتا ہے۔ وہ معرفت کا ثمرہ ہوتا ہے۔ دیکھو اگر کسی کو یہ معلوم ہو کہ اس سوراخ میں سانپ ہے تو وہ کبھی اس میں ہاتھ نہیں ڈالتا بلکہ رات کے وقت اس مکان میں بھی داخل نہ ہو گا۔ ایسا ہی اگر معلوم ہو کہ یہاں ایک خزانہ مخفی ہے تو اس کی طرف التفات پیدا ہوگی۔ اندھیرے میں اگر ایک چیز کو بکرا سمجھتا ہے تو جب تک اسے بکرا سمجھتا ہے پاس کھڑا رہے گا' لیکن جب یہ خیال ہو گا کہ وہ شیر ہے پھر وہاں نہیں رہ سکتا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کسی چیز کی محبت اور خوف معرفت سے پیدا ہوتی ہے۔ ہر شخص جانتا ہے کہ کوئی آدمی دانستہ زہر نہیں کھا سکتا۔ سنکھیا خواہ شہد میں بھی ملا ہوا ہو پھر بھی کوئی اسے نہیں کھائے گا کیونکہ جانتا ہے کہ اس کو ہلاک کرنے والی زہر ہے۔ لیکن اسی طرح پر گناہ بھی ایک زہر ہے جو انسان کی روح کو ہلاک کرتا ہے۔ اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے تو پھر بڑی دلیری اور جرات سے گناہ کیوں کرتا ہے۔ اگر اسے یہ معرفت ہو کہ کوئی محاسب بھی ہے تو اس قدر دلیری نہ کرے۔ یہ دلیری اور جرات عدم معرفت کا نتیجہ اور ثمرہ ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 343)

اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئندہ نسلوں میں جاری کریں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

"گزشتہ چند سالوں میں میں نے جماعتوں کو بار بار نصیحت کی کہ وہ سارے خاندان جن کے آباء و اجداد میں (....) یا بزرگ تابعین تھے ان کو چاہئے کہ اپنے خاندان کا ذکر خیر اپنی آئند نسلوں میں جاری کریں مگر افسوس ہے کہ ابھی تک اس طرح کما حقہ توجہ نہیں دی گئی مجھ سے جو خاندان ملنے آتے ہیں ان کے بچوں سے جب میں پیار کی باتیں کرتا ہوں تو بسا اوقات یہ بھی پوچھا کرتا ہوں کہ تمہارے دادا کا نام کیا ہے تمہارے نانا کا نام کیا ہے پس وہ ابو ای یا ممی ڈیڈی تک ہی رہتے ہیں اور آگے نہیں چلتے۔ یہ بہت ہی خطرناک بات ہے۔ ماں باپ بھی سنتے ہیں تو ان کے چہروں پر ہوائیاں نہیں اڑتیں بلکہ ہنس پڑتے ہیں کہ دیکھو کہ جی اس کو تو اپنے نانا کا نام نہیں پتہ اپنے دادا کا نام نہیں پتہ۔ یہ کوئی لطیفہ تو نہیں یہ تو المیہ ہے یہ تو بہت ہی دردناک بات ہے۔ ان کو تو یہ بات دیکھ کر لرز جانا چاہئے تھا۔ کہ جن کے ذکر کو زندہ رکھنا حقیقت میں ضروری ہے جو آئندہ ان کے اخلاق کی حفاظت کرے گا ان کے ذکر سے تو یہ لوگ غافل ہیں۔ ان کو پتہ ہی نہیں کہ ہمارے آباء و اجداد کون تھے۔ کیا ہوئے۔ انہوں نے دین کی خاطر کیا کیا قربانیاں کیں؟ پس پہلے (-) کے مضمون سے بات شروع کریں اور ان لوگوں کے ذکر کو اپنی اپنی مجالس میں زندہ کریں پھر جیسا کہ

باقی صفحہ 7 پر

تقویٰ کیا چیز ہے؟ ہر قسم کی بدی سے اپنے آپ کو بچانا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ولادت

○ مکرم محمد یاسین ربانی صاحب مربی انچارج ماریشس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 7- جنوری 96ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت بچی کا نام سمیرا عطا فرمایا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک' والدین کے لئے قرۃ العین اور خادمہ دین بنائے۔

نکاح

○ مکرم عطاء الرحمان احمد گورایہ صاحب ابن مکرم محمد خالد گورایہ صاحب پرنسپل نصرت جہاں اکیڈیمی ربوہ کا نکاح عزیزہ مکرمہ عائشہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم طاہر محمود باجوہ صاحب آف کینیڈا سے 15 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بعد عصر بیت المبارک میں پڑھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم منور احمد صاحب کارکن روزنامہ الفضل مورخہ 7 جنوری 1996ء بقضاء الٰہی وفات پا گئے۔ ان کی عمر 39 سال تھی۔ بیت المہدی گول بازار میں مکرم (ریٹائرڈ) صوبیدار صلاح الدین صاحب نے جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں بعد تدفین مکرم آغا سیف اللہ صاحب مینجر الفضل نے دعا کروائی۔ موصوف نے چار بچے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور اہلیہ و بچگان کو صبر جمیل سے نوازے۔

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد یونس صاحب حافظ آباد شہر کو چند دن قبل دل کا دورہ پڑا جس کے بعد انہیں فیصل آباد الائیڈ ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ شفا عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

9- صلح 1375 ھش   9 - جنوری 1996ء

خدا کے ہاں قبولیت کا راز

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-
"تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں دل 'زبان' آنکھوں اور کانوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسانی جسم کے یہی وہ اعضا ہیں جو انسان کو راہ راست پر بھی لے جاتے ہیں اور گمراہ بھی کر سکتے ہیں۔ دل صاف ہو اور سیدھا ہو تو انسان کجی کی کوئی بات نہیں کرتا۔ وہ ہمیشہ یہ دیکھتا ہے کہ مجھے جو کچھ کرنا ہے وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہو۔ نہ اپنے لئے مضرت رساں ہو نہ دوسروں کی ضرر رسانی کا باعث بنے۔ دنیا میں فتنہ و فساد پیدا ہی اس طرح ہوتا ہے کہ دل سیدھے نہیں ہوتے۔ ٹیڑھا پن ٹیڑھی باتوں کی طرف لے جاتا ہے اور ٹیڑھی باتوں کی طرف جانے کی وجہ سے دشمنی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک دوسرے سے جھگڑے کے بواعث سامنے آنے لگتے ہیں۔ پس اگر انسان دل کو سیدھا کرلے اور اس میں کوئی کجی نہ رہنے دے تو یقیناً اس کے اعمال اسے راہ راست پر گامزن رکھیں گے۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زبان تو ایک دی ہے اور کان دو۔ یعنی بولے کم اور سنے زیادہ۔ لیکن یہ بات بھی کافی نہیں۔ کم بول کر بھی انسان غلط بات کہہ سکتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ غلط بات زبان پر آنے ہی نہ دی جائے۔ پہلے تولو پھر بولو کہا گیا ہے اس کی وجہ بھی یہی ہے کہ زبان پر ایسی باتیں ہی آنی چاہئیں جو مفید ہوں کہتے ہیں کہ بات کرے تو اچھی بات اور اچھی بات نہ کہنی ہو تو خاموش رہو۔ گویا کہ زبان کو استعمال ہی اس رنگ میں کرنا چاہئے کہ وہ اچھی بات کرے۔

جہاں تک آنکھوں کا تعلق ہے ہم بہت کچھ آنکھوں کے ذریعے سیکھتے ہیں ہمارے علم کے حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہماری آنکھیں ہیں۔ پس آنکھوں کو اپنے اختیار میں رکھتے ہوئے ہمیں اچھی باتیں سیکھنی چاہئیں کیونکہ اگر ہم اچھی باتیں نہ سیکھیں گے اور آنکھوں کو اپنے کنٹرول میں نہیں رکھیں گے تو یہ یقیناً بھٹک جائیں گی۔ جہاں تک کانوں کا تعلق ہے وہ بھی ہمارے علم حاصل کرنے کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہیں۔ ہم اچھی باتیں بھی سنتے ہیں اور بری باتیں بھی سنتے ہیں۔ بری باتوں سے گریز کریں تو اچھی باتیں ہمارے دل میں اترتی چلی جائیں گی اور ہمیں بہتر سے بہتر انسان بنا دیں گی۔ پس اگر ہم اپنے دل کو سیدھا رکھیں۔ زبانوں آنکھوں اور کانوں کو پاک کرلیں اور یہ سب کچھ کرتے ہوئے ہم خدا کی طرف چلنے لگیں تو وہ یقیناً ہمیں قبول کرے گا اور اس سے بڑھ کر انسان کی زندگی کی کامیابی کیا ہو سکتی ہے کہ خدا اسے قبول کرلے۔

پس ہمیں ہر وقت کوشش بھی کرنی چاہئے اور دعا بھی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کو سیدھا رکھے اور زبانوں' کانوں اور آنکھوں کو پاک رکھے تاکہ ہم اس کے ہاں قبولیت کا درجہ پائیں۔

مَیں نے بیتے دنوں کو یاد کیا
لمحہ لمحہ پہ مَیں نے صاد کیا
اپنی قسمت کا ہاتھ پکڑا اور
زورِ بازو پہ اعتماد کیا

ابو الاقبال

ابھی سے نقوشِ محبت ابھر کر...

ابھی سے نقوشِ محبت ابھر کر
میرے دل میں نشو و نما پا رہے ہیں
بہارِ چمن کے خزاں دیدہ لمحے
میری عمرِ رفتہ کو آواز دے کر
رفاقت سے خود اپنی شرما رہے ہیں
خدائی تصرف کا لطف و کرم بھی
عجب شان سے شاملِ حال ہو کر
نگاہوں کی آلودگی دھو رہا ہے
مگر خارزاروں کی تلخی سے پھر بھی
ہمیں اپنا دامن بچا کر ہے چلنا
شکستہ کناروں کی گہرائیاں کچھ
مجھے اپنے خطروں سے آگاہ کرکے
فسوں سازئ زندگی کی کسک کا
حسیں دھندلکوں میں پتہ دے رہی ہیں
ہے معلوم تجھ کو شناسا ہُوں مَیں بھی
کہ راہِ وفا کی کٹھن وادیوں میں
ہمیں بارہا آزمائش پڑے گی

شیخ عبدالحمید عاجز

"کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلانات

(1) **امانت یکصد یتامیٰ** جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کرکے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے چار صد روپیہ سے ایک ہزار روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کردیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت صاحب نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کیے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(2) **مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں** حضرت صاحب کے ارشاد کے ماتحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش' تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جاسکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گزارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشان دہی کرکے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقل انتظام کیا جاسکے۔

(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ دار الضیافت' ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

ان باتوں کو سوچتے ہوئے' اس سارے پس منظر کو دماغ میں رکھتے ہوئے اگر ہم میں سے ہر ایک چھوٹا بڑا خدا کی نعمتوں پر غور کرے اور عاجزانہ طور پر یہ عرض کرے کہ اے خدا! جو کچھ تونے مجھے دیا ہے اس پر مجھے توفیق بھی دے کہ میں تیرا سچا شکریہ ادا کروں۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا اگر کوئی ڈوبتے کو بچاتا ہے اور بعد میں اس شخص کا کوئی بچہ ڈوب رہا ہو یا اس کا کوئی پیارا مشکل میں ہو تو اس کو دیکھ کر وہ شخص جس کو بچایا گیا وہ آنکھیں پھیر کر چلا جائے تو یہ ناشکری ہو گی' یہ ظلم ہو گا۔ اس کے لئے یہ کافی نہیں ہے کہ جب اس کو بچایا گیا تھا تو اس نے بچانے والے کو شکریہ کہہ دیا۔ پس اللہ کو تو ہم (اللہ تعالیٰ کی پناہ) کسی شکل میں احسان کا بدلہ براہ راست نہیں دے سکتے۔ وہ تو ساری کائنات کا پیدا کرنے والا' ہر چیز کا مالک' وہ ہمیں زندگی عطا کرنے والا' ہمیں سب نعمتیں عطا کرنے والا' ہم اس کا شکریہ کس طرح ادا کریں۔ ایک ہی رستہ ہے کہ اس کے رستے پر خرچ کریں۔ ان بندوں پر احسان کریں جو خدا کے بندوں پر ہوں اور ہمیں خدا اس احسان کا موقعہ عطا کرے۔

پس اس دعا نے ہمیں حکمت کی بہت کچھ باتیں سکھائیں۔ اب آپ دیکھ لیجئے خدا کے بہت سے بندے تکلیف میں ہیں۔ کئی قسم کی مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہم یہاں ایک سکول دیکھنے گئے تھے جو ایک ڈچ نیک دل انسان نے قائم کیا تھا اور اب بڑھتے بڑھتے کافی ترقی کر گیا ہے۔ اس میں معذور بچے ہیں جن کی دیکھ بھال کی جاتی ہے۔ جن کو اس قابل بنانے کی کوشش کی جاتی ہے کہ وہ زندگی میں ایک عزت والا مقام حاصل کر سکیں اور کسی کی محتاجی کے بغیر اپنا گزارا کر سکیں۔ یہ بہت نیکی کا کام ہے۔ جو احمدی ہے اس کے اوپر تو ہر دوسرے سے بڑھ کر یہ فرض ہے کہ وہ خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے ایسے لوگوں پر احسان کرے۔ جب ہم میں سے کسی کے ہاں کوئی معذور بچہ پیدا ہو جاتا ہے تو ایسا شخص اگر بد قسمت ہو تو بعض دفعہ خدا پر باتیں بنانے لگ جاتا ہے۔ وہ کہتا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ہی ظلم کرنا تھا' اور ساری دنیا رستی بستی ہے اس کو تو تکلیف نہیں پہنچی اور مجھے خدا نے چن لیا۔ یہ اس کی جہالت ہے جو کچھ خدا نے دیا ہے اس میں سے تھوڑا سا نہ دینے پر اتنی تکلیف ہو' اتنا جزع فزع اور خدا پر اتنی باتیں بنانا یہ نہ دیکھنا کہ اس نے جو دیا ہے وہ بہت زیادہ ہے اور مالک ہے اگر وہ بھی واپس لے لے جو دے چکا ہے تو کسی کا کوئی بس نہیں۔

دوسرے ان باتوں پر غور کرنے سے' اگر وہ سچے دل سے غور کرتا تو اس کو بہت بڑی حکمت سمجھ آ جاتی۔ اللہ تعالیٰ جن کو دیتا ہے ان کی آزمائش بھی کرتا ہے اور یہ دیکھتا ہے کہ جن کو میں نے عطا کیا ہے وہ میرے شکریہ کا حق ادا کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ نہیں۔ خدا تو (اللہ تعالیٰ پناہ دے) لولا لنگڑا نہیں ہو سکتا۔ خدا تو بے نور نہیں ہو سکتا۔ آپ کو آنکھیں عطا ہوئیں تو اگر بے آنکھوں والوں کی خدمت نہ کریں گے تو خدا کا شکریہ کیسے ادا کریں گے۔ پس دنیا میں آزمائشوں کا جو نظام چل رہا ہے' اگر غور کیا جائے تو دراصل ایک ہی رستہ ہے جس رستے سے خدا کے شکر گزار بندے اپنے رب کا شکر ادا کر سکتے ہیں اور یہ جو مضمون ہے یہ (-) حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے سکھایا ہے۔ آپ نے (-) معرفت کی یہ بات سمجھائی ہے کیونکہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ یہ ایک حدیث قدسی ہے یعنی ایک حکایت کے رنگ میں ایک بیان ہے کہ خدا تعالیٰ کے سامنے کوئی بندہ پیش ہو گا تو وہ اسے کہے گا کہ دیکھو میں بھوکا تھا اور بہت تکلیف میں تھا تو نے مجھے روٹی نہ کھلائی اور پھر کہے گا کہ میں بغیر کپڑوں کے تھا' میرے بدن پر گرمی سے بچنے کے لئے اور سردی سے بچنے کے لئے کچھ نہیں تھا تجھے توفیق تھی تو نے میری کچھ خدمت نہ کی' تو نے مجھے کپڑے نہ پہنائے۔ میں بے چھت کے تھا' میرا کوئی گھر نہیں تھا اور تجھ سے امید تھی کہ تو مجھے گھر دے گا' مجھے آرام پہنچائے گا لیکن تو نے میری کوئی خدمت نہ کی۔ اس طرح خدا باتیں کر رہا ہو گا اور وہ بار بار احتجاج کرے گا کہ اے میرے مالک' اے میرے خدا! تو تو سب کو دینے والا ہے تو نے ہی تو تن ڈھانکے ہیں' تو کب بغیر کپڑے کے تھا۔ تو تو سب کو رزق دینے والا ہے تو کب بھوکا تھا تو اللہ فرمائے گا دیکھ جب میرا بندہ ننگا تھا اور نہ سردی سے بچ سکتا تھا نہ گرمی سے' اس وقت میں ہی ننگا تھا تو اس وقت میری مدد کر سکتا تھا یعنی میرے بندے کی مدد کر سکتا تھا۔ جب میرا کوئی غریب بندہ بھوکا تھا اور تو کھانا کھلا سکتا تھا مگر نہیں کھلایا تو گویا تو نے مجھے کھانا نہیں کھلایا۔

جو مضمون میں بیان کر رہا ہوں آپ دیکھ لیں اس کے ساتھ یہ بالکل مطابقت کھا رہا ہے آنحضرت ﷺ اس تمثیل کے ذریعے (-) یہ سمجھاتے ہیں کہ تم اگر خدا کا شکریہ ادا کرنا چاہتے ہو تو براہ راست تو ادا کر ہی نہیں سکتے۔ جو کچھ خدا نے تمہیں دیا ہے اس کے غریب بندوں پر احسان کرتے ہوئے اس میں سے کچھ ان کو دو تو اس رنگ میں تو گویا خدا کا شکریہ ادا کر سکتے ہو۔ جتنی زیادہ کسی کو نعمتیں عطا ہوں اتنی ہی زیادہ شکریہ ادا کرنے کی ذمہ داری اس پر پڑ جاتی ہے۔ اتنی ہی زیادہ اس کو دعا کرنی پڑے گی اور انبیاء کی دعاؤں نے ہمیں سکھا دیا کہ انبیاء جیسے بڑے مقام پر فائز لوگ بھی اپنی طاقت سے شکریہ ادا نہیں کر سکتے تھے۔ اگر انبیاء کو خود یہ طاقت ہوتی کہ اللہ کا شکریہ ادا کر سکیں تو خدا سے رو رو کر دعائیں مانگنے کی اور گریہ وزاری کی کیا ضرورت تھی کہ اے اللہ! ہمیں شکریہ کا طریقہ سکھا۔ صاف معلوم ہوتا ہے کہ انبیاء عارف تھے۔ خدا کی حکمت کے راز سمجھتے تھے اور جانتے تھے کہ اگر خدا نے توفیق نہ دی تو ہم شکر کا حق بھی ادا نہیں کر سکیں گے پس حضرت سلیمانؑ کے منہ سے یہ دعا بہت زیب دیتی ہے کیونکہ آپ پر خدا کے بے انتہاء احسانات تھے۔ پس نہایت عاجزی کے ساتھ جھکتے ہوئے خدا کا خوف کھاتے ہوئے انہوں نے عرض کیا (-) اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما۔ (-) کہ میں تیری نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں۔ اس نعمت کا جو تو نے مجھ پر کی اور صرف اسی کا نہیں (-) اور اس نعمت کا بھی مجھ پر شکریہ واجب ہے جو تو نے میرے والدین پر کی۔ اب یاد رکھیں اس دعا نے ہمیں ایک اور بہت گہرا حکمت کا موتی پکڑا دیا۔ بچوں پر فرض ہے کہ اپنے والدین کا شکریہ بھی ادا کریں۔ اور والدین پر جو خدا نے نعمتیں عطا کیں' والدین کی زندگی تھوڑی ہوئی' اور ان سب نعمتوں کا شکریہ ادا نہ کر سکے تو یہ اولاد پر فرض ہو گیا اور وہ والدین بھی جو خدا کے نیک بندے تھے اور انہوں نے خدا کا شکر کرتے ہوئے زندگی گزاری ان کی اولاد کو بھی یہ احساس ہونا چاہئے کہ ہم پر ہمارے ماں باپ کا احسان ہے۔ ہم اس احسان کا صرف اس رنگ میں بدلہ اتار سکتے ہیں کہ جو نیک کام وہ کیا کرتے تھے ان نیک کاموں کو ہم بھی کریں۔ جو خدا نے ان پر احسان کئے تھے ان احسانات کا شکریہ ہم ان کی طرف سے خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں' تو کتنا عظیم الشان نبی تھا حضرت سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ کتنی گہری معرفت اور حکمت کی باتیں کرنے والے تھے۔ آپ کی دعائیں بھی گہری حکمت پر مبنی تھیں۔ پس شکریہ اپنا ہی نہیں بلکہ اپنے والدین کا بھی ادا کرنے کا خیال آیا۔ اور کہا (-) اور اپنے والدین کا بھی شکریہ ادا کروں اور کس طرح یہ شکریہ ادا کروں؟ زبان سے! نہیں نہیں۔ عرض کرتے ہیں' ایک ہی طریق ہے تیرا شکریہ ادا کرنے کا کہ نیک اعمال بجالاؤں ایسے اعمال بجالاؤں جو تجھے پسند آ جائیں۔

پس شکریہ ادا کرنے کا ایک اور طریق ہمیں سمجھا دیا کہ شکریہ ادا اس لئے کیا جاتا ہے کہ دوسرا خوش ہو اور اللہ تعالیٰ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ تو نیک اعمال سے خوش ہوتا ہے۔ پس خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا مجھے ایسے نیک اعمال ادا کرنے کی توفیق بخش کہ جن پر تیری نگاہیں پڑیں تو تو خوش ہو جائے کہ دیکھو میرا بندہ سلیمان کیسے اچھے کام کر رہا ہے۔ کیسے نیک کاموں میں مصروف ہے۔ اور مجھے خوش کرنا چاہتا ہے حضرت سلیمانؑ عرض کرتے ہیں کہ اس رنگ میں تو مجھے دیکھے کہ تیری رضا کی نظر مجھ پر پڑ رہی ہو۔ آپ کا کوئی بچہ خوش کرنے کی کوشش کرتا ہو اور آپ کی مرضی کا کام کرے اور پھر بار بار دیکھے' کہ آپ خوش ہوئے ہیں کہ نہیں اور آپ کے چہرے پر مسرت کے آثار دیکھے خوشی کے آثار دیکھے' مسکراہٹ دیکھے' آنکھوں میں پیار دیکھے تو اس کو کیسا مزا آئے گا۔ پس حضرت سلیمانؑ یہی عرض کرتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ اے خدا توفیق بخش کہ میں نیک کام کروں اور ایسے کام جن کو تو پسند کرتا ہو اور تیرے پیار کی نگاہیں مجھ پر پڑ رہی ہوں۔ اور پھر میں کہوں کہ ہاں اب میں نے تیرا شکریہ ادا کیا ہے۔ جس طرح تو نے مجھے راضی کیا میں نے بھی تجھے راضی کر دیا۔

(-) اور مجھے اپنی خاص رحمت سے اپنے صالح بندوں میں داخل فرما لے' ایسے بندوں میں جن کے متعلق تو یہ گواہی دیتا ہے کہ وہ صالح زندگی گزارنے والے تھے۔ عام طور پر لوگ یہ سمجھتے تھے اور (کلام الٰہی) سے بھی یہی ثابت ہے کہ نبی سب سے اونچی نعمت' اس کے بعد صدیق' اس کے بعد شہید اس کے بعد صالح' اور وہ سمجھتے ہیں صالح سب سے ادنیٰ درجہ ہے اس لئے نبیوں سے نیچے کا مقام ہے۔ لیکن یہ مطلب نہیں کہ نبی صالح نہیں ہوتا۔ یا نبی شہید نہیں ہوتا' یا نبی صدیق نہیں ہوتا' بلکہ نبی کے اندر بیک وقت یہ سارے عہدے شامل ہوتے ہیں۔ یہ سارے مرتبے اس کو اکٹھے نصیب ہوتے ہیں۔ جو صرف صالح ہو وہ اوپر کا درجہ نہیں رکھتا لیکن جو اوپر کا درجہ رکھتا ہو یعنی شہید ہو' وہ صالح بھی ہوتا ہے۔

پس انبیاء جانتے ہیں کہ انہیں ہمیشہ صالح رہنا پڑے گا اور اس لئے وہ عاجزی کے ساتھ خدا کے حضور یہ دعا کرتے رہتے ہیں کہ ہم تیری نظر میں صالح رہیں اور ایسے اعمال نہ ہم سے سرزد ہوں کہ تیرے ہاں ہم غیر صالح لکھے جائیں۔

(ذوقِ عبادت اور آدابِ دعا
ص ۳۵۴ تا ص ۳۵۸)

ایک اچھی بات

سب سے بہتر بات خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

دعا خدا تعالیٰ کی ہستی کا زبردست ثبوت ہے۔ خدا تعالیٰ ایک جگہ فرماتا ہے "جب میرے بندے تجھ سے سوال کریں کہ خدا کہاں ہے اور اس کا کیا ثبوت ہے تو کہہ دو وہ بہت ہی قریب ہے۔ اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ جب کوئی دعا کرنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اسے جواب دیتا ہوں۔ یہ جواب کبھی رویائے صالحہ کے ذریعہ ملتا ہے اور کبھی کشف کے واسطے سے۔ اور علاوہ بریں دعاؤں کے ذریعے خدا تعالیٰ کی قدرتوں اور طاقتوں کا اظہار ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایسا قادر ہے کہ مشکلات کو حل کر دیتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائے مستجاب

ہماری جماعت بھی اللہ تعالیٰ (-) کے ذریعہ قائم ہوئی ہے۔ اسی لئے سنت اللہ کے مطابق خاص طور پر کمزور ہے۔ بے شک ہندوستان میں باقی قومیں بھی ظاہری ہتھیاروں سے محروم ہیں۔ ہندو سکھ مسلمان کسی کو بھی اجازت نہیں لیکن پھر بھی ان کو ایک ہتھیار حاصل ہے۔ یعنی جتھے کا ہتھیار۔ مگر ہم اس سے بھی محروم ہیں۔ ان کے بڑے بڑے جتھے ہیں۔ اور حکومت کو ان کو خوش رکھنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسری حکومتیں بھی ان کو خوش رکھنا چاہتی ہیں۔ مگر ہمارا کوئی جتھا بھی نہیں اور اس لئے ہمیں خوش رکھنے کی کسی کو بھی ضرورت نہیں۔

کہتے ہیں کسی بیل کے سینگ پر کوئی مچھر بیٹھ گیا تھا۔ تھوڑی دیر کے بعد خود ہی کہنے لگا میاں بیل میں تمہارے سینگ پر بیٹھا ہوں۔ اگر تمہیں تکلیف محسوس ہوتی ہو تو میں اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں لگا کہ تم بیٹھے کب ہو۔ یہی حالت ہماری ہے۔ ہمارا کھڑا ہونا اور بیٹھنا کسی کو محسوس بھی نہیں ہوتا۔ اس لئے کہ میرا جتھا کوئی نہیں دنیا جس چیز کا ادب و احترام کرتی ہے۔ وہ ہمارے پاس نہیں۔ دنیا میں یا تو طاقت و قوت کا احترام کیا جاتا ہے اور یا جتھوں کا۔ جتھے والی قومیں بھی جب کھڑی ہو جائیں تو حکومت کے لئے مشکلات پیدا کر دیتی ہیں۔ مگر ہمارے پاس تو یہ بھی نہیں۔ اس لئے ہمارا ہتھیار صرف دعاؤں کا ہی ہتھیار ہے۔ اور ہمیں دعاؤں پر خاص زور دینا چاہئے۔ ہمارا واحد ہتھیار دعا ہے۔ اور جس شخص کے پاس ایک ہی ہتھیار ہو وہ اگر اسے بھی پھینک دے تو اس سے زیادہ بدنصیب اور کون ہو سکتا ہے۔ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنے ہتھیار ہمیشہ اپنے پاس رکھا کرو۔ جن کے پاس تلواریں اور بندوقیں ہیں۔ ان کو تلواریں اور بندوقیں اپنے پاس رکھنے کا حکم ہے لیکن جن کے پاس یہ نہیں ان کے لئے یہی حکم ہے کہ وہ ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہیں۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہتھیار اسی صورت میں مفید ہوتا ہے جب اسے استعمال کیا جائے کسی شخص کے پاس اچھی سے اچھی تلوار ہو لیکن وہ اسے دور پھینک دے اور دشمن حملہ کرے تو وہ تلوار اسے کیا فائدہ دے سکتی ہے۔ کسی کے پاس بہت اعلیٰ بندوق ہو لیکن وہ غلافوں میں بند گھر میں پڑی ہو اور ڈاکو اسے جنگل میں گھیر لیں۔ تو وہ بندوق اس کے کس کام کی۔ اسی طرح کسی کے پاس توپیں اور ہوائی جہاز بھی ہوں لیکن وہ صندوقوں میں بند ہوں اور ان کو استعمال میں نہ لایا جائے تو ان کا کیا فائدہ۔

اسی طرح دعا گو ایک بہت ہی زبردست ہتھیار ہے۔ مگر اس کے لئے ضروری ہے کہ مانگی جائے۔ جس طرح تلوار بندوق توپ وغیرہ ہتھیاروں کے لئے ضروری ہے کہ ان کو استعمال کیا جائے جس طرح بم اس وقت مفید ہو سکتے ہیں جب وہ دشمن پر پھینکے جائیں۔ اسی طرح دعا بھی اسی وقت کام دے سکتی ہے جب وہ مانگی جائے۔ لیکن منہ سے کہتے رہنا کہ ہمارے پاس دعا کا ہتھیار ہے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہے کہ رات دن دعاؤں میں لگے رہیں۔ یہ دن دنیا پر پہلے کبھی نہیں آئے اور پھر ہمارے جیسی نہتی اور کمزور قوم کے لئے تو یہ بہت ہی نازک ہیں۔ ایک جہاز بھی آکر بم پھینکے تو ہم تو اس کا مقابلہ نہیں کر سکتے...... پس یہ ایسے خطرناک حالات ہیں کہ اب بھی جو شخص اس واحد ہتھیار کو جو ہمارے پاس ہے استعمال نہ کرے اس سے زیادہ غافل کون ہو سکتا ہے۔ پس دن رات یہی فکر رہنا چاہئے دل پر ایسا بوجھ ہو کہ اضطرار کی حالت طاری ہو جائے کہ اللہ تعالیٰ ہماری دعاؤں کو سن لے۔ مگر میں نے دیکھا ہے کہ غفلت اور سنگ دلی اس حد تک پہنچ چکی ہے کہ بعض لوگ ایسے مزے لے لے کر جنگ کی خبریں بیان کرتے ہیں کہ گویا دنیا پر کوئی آفت آئی ہی نہیں۔ بڑے مزے سے بیان کرتے ہیں کہ فلاں شہر پر یوں حملہ ہوا۔ اور فلاں جگہ لوگ اس طرح مارے گئے۔ ان کو سوچنا چاہئے۔ کہ جو مارے جاتے ہیں وہ بھی کسی کے باپ ہیں۔ کسی کے بیٹے ہیں۔ اور کسی کے بھائی ہیں۔ کوئی اپنے پیچھے روتی ہوئی بیوہ' کوئی ماں۔ اور کوئی یتیم بچے چھوڑ رہا ہے۔ ان حالات میں ان خبروں کو پڑھتے ہوئے تو یوں محسوس ہونا چاہئے کہ گویا کسی قریبی رشتہ دار کی لاش پر انسان کھڑا ہو۔ یہ گریہ وزاری کرنے کے دن ہیں۔ ایسی گریہ وزاری جو عرش الٰہی کو ہلا دے۔ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ اور زندہ خدا کی موجودگی میں ہم ان بلاؤں سے بچنے کی کوشش نہ کریں تو ہم سے زیادہ غافل کون ہو سکتا ہے۔ دنیا کو اپنے اسباب اور جنگ کے سامانوں یعنی توپوں۔ مشین گنوں اور ہوائی جہازوں پر بھروسہ ہے۔ مگر ہمارا بھروسہ صرف اللہ تعالیٰ پر ہے۔ وہ لوگ ان سامانوں کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ انگلستان کیا اور جرمنی کیا اور جاپان کیا اور امریکہ کیا سب مرد اور عورتیں دن اور رات بم توپیں ہوائی جہاز اور دوسرے سامان جنگ بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔ مگر ہمارا کام یہ ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کے فضلوں کو بنانے میں لگ جائیں جس طرح وہ لوگ دن رات چھوٹے بھی اور بڑے بھی یہ سامان بنانے پر لگے ہوئے ہیں اسی طرح ہم بھی سب کے سب رات اور دن خدا تعالیٰ سے دعائیں مانگنے میں لگ جائیں کیونکہ جب تک مقابلہ کے سامان ویسے ہی زبردست نہ ہوں کامیابی نہیں ہو سکتی۔ ہر دعا توپ و بندوق کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ ضروری ہے کہ دعا بھی اتنی ہی شاندار ہو جتنے سامان جنگ ہیں۔ جس طرح ان سامانوں کے بنانے میں ان لوگوں کا زور لگ رہا ہے اسی طرح دعائیں کرنے میں ہمیں زور لگانا چاہئے تا اللہ تعالیٰ دین حق۔ احمدیت کی ان چیزوں سے حفاظت کرے۔

یاد رکھو ہم پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مقدس امانت اور اس کے تازہ شعائر ہماری حفاظت میں ہیں ہم کس طرح ان کی حفاظت کر سکتے ہیں۔ اگر ہمارے مقابل پہ ایک بھی بم گرے تو ہم کیا کر سکتے ہیں۔ اور ان کو کیسے بچا سکتے ہیں۔ ہم اسی وقت حفاظت کر سکتے ہیں جب ہم آسمان پر ان سے بھی بہت زیادہ سخت بم بنانے لگ جائیں۔ وہ طیارے وہ بحری اور ہوائی جہاز اور وہ گولا بارود تیار کریں جو ان بموں توپوں جہازوں اور گولوں کو اڑا کر پھینک دیں اور یہ چیزیں ہم آسمان پر دعاؤں کے ذریعے ہی تیار کر سکتے ہیں اور دعائیں بھی جو رات دن گھبراہٹ کرب اور اضطرار سے کی جائیں۔ اور یہ ایسی کوشش اور التزام سے کی جائیں جس طرح دوسرے لوگ سامان تیار کرتے ہیں جب تک ہماری یہ حالت نہ ہو مقابلہ میں کامیابی کی امید فضول ہے۔ ان دنوں کو غفلت میں نہ گزارو۔ خبریں پڑھو تو چاہئے تمہارے دل کانپ جائیں۔ اور ان سے عبرت حاصل کرو۔ اس طرح نہ جس طرح کلام الٰہی میں ہے کہ کافر لوگ جب عبرت کے سامان دیکھتے ہیں تو اندھوں کی طرح ان پر سے گزر جاتے ہیں۔ چاہئے کہ رات دن گریہ وزاری میں گزریں۔ آج وہ زمانہ نہیں کہ ہنسیں زیادہ اور روئیں کم۔ انسان کو چاہئے کہ آج روئے زیادہ اور ہنسے کم۔ بلکہ چاہئے کہ انسان روئے ہی روئے۔ اور ہنسی اس کے لبوں پر بہت کم ہی آئے۔ تا آسمان سے وہ سامان پیدا ہو جو ہماری اور دوسرے لوگوں کی بھی کہ وہ بھی ہمارے بھائی ہیں ان تباہ کن سامانوں سے حفاظت کر سکے۔ ذرا غور کرو ایک منٹ میں آکر گولا لگتا ہے یا مائن پھٹتی ہے اور چشم زدن میں ہزار دو ہزار انسان سمندر کی تہہ میں پہنچ کر مچھلیوں کی خوراک بن رہے ہوتے ہیں۔ اگر انسان کو ایک لاش بھی باہر پڑی ہوئی کہیں مل جائے۔ تو دل دہل جاتا ہے مگر یہاں تو ہزاروں لاشیں سمندر میں غرق ہو رہی ہیں۔ انگریزی بحری جہازوں کے ڈوبنے کی اوسط ہفتہ وار ساٹھ ہزار ٹن ہے اور بعض دفعہ تو دو لاکھ بیس ہزار ٹن تک بھی جہاز ڈوبے ہیں۔ ساٹھ ہزار ٹن جہازوں کے غرق ہونے کا مطلب یہ ہوا کہ چھ ہزار جانیں فی ہفتہ سمندر کی تہہ میں پہنچ جاتی ہیں۔ اتنے برطانوی لوگ گویا ہر ہفتہ ڈوبتے ہیں۔ مگر وہ امید نہیں چھوڑتے۔ پھر کتنے افسوس کا مقام ہو گا اگر ہم جو زندہ قومیں ہیں امید چھوڑ دیں۔ پس گریہ وزاری کرو یہ مت سمجھو کہ ہم آرام سے ہیں۔ ایک زمیندار جو اپنی زمین میں ہل چلاتا ہے یہ مت سمجھے کہ مجھ تک کون پہنچ سکتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ ہل ہی میری دنیا ہے۔ باقی دنیا سے مجھے کیا سروکار۔ بموں نے اب دور و نزدیک کا سوال ہی نہیں رہنے دیا کیا پتہ کل اس کا ہل سلامت رہ سکے یا نہیں اور کون کہہ سکتا ہے کہ کل اس کے ماں باپ اور بیوی بچے اس کی آنکھوں کے سامنے زخمی نہ پڑے ہوں گے۔ پس دعائیں کرو۔ دعائیں کرو۔ اور دعائیں کرو..... اتنی دعائیں کرو کہ عرش الٰہی ہل جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا فضل دنیا کو بھی اور ہمیں بھی مل جائے۔ بے شک یہ عبرت کے سامان ہیں جن سے لوگوں کو ہدایت ہو سکتی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ دنیا کو بغیر تباہ کئے بھی ہدایت دے سکتا ہے۔ پس میں آج یہ بات واضح طور پر بیان کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہوتا ہوں۔ گو اس کا یہ مطلب نہیں کہ پھر کبھی نہیں کہوں گا۔ مگر آج میں نے وضاحت سے بتا دیا ہے کہ یہ دن بہت گھبراہٹ اور خطرہ کے دن ہیں۔ انکو رو رو کر گزارو۔ اور ایسا اضطرار تمہارے اندر ہونا چاہئے کہ کھانا کھانا مشکل ہو جائے۔ اور پانی حلق میں پھنسے اور نیندیں حرام ہو جائیں اور تم سے ایسا اضطرار ظاہر ہو کہ اللہ تعالیٰ فیصلہ کر دے کہ اس صاحب ایمان کے اضطرار نے میرے عرش کو ہلا دیا ہے۔ اور وہ...... دنیا پر رحم کرے۔

حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا یہ خطبہ الفضل 4 جون 1941ء میں شائع ہوا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

انسان موٹی موٹی بدیوں کو بڑی آسانی سے چھوڑ بھی دیتا ہے۔ لیکن بعض بدیاں ایسی باریک اور مخفی ہوتی ہیں کہ اول تو انسان مشکل سے انہیں معلوم کرتا ہے۔ اور پھر ان کا چھوڑنا اسے بہت ہی مشکل ہوتا ہے۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ محرقہ بھی جو سخت تپ ہے مگر علاج اس کا کھلا کھلا ہو سکتا ہے۔ لیکن تپ دق جو اندر ہی کھا رہا ہے اس کا علاج بہت ہی مشکل ہے اسی طرح پر یہ باریک اور مخفی بدیاں ہوتی ہیں جو انسان کو فضائل کے حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔ یہ اخلاقی بدیاں ہوتی ہیں۔ جو ایک دوسرے کے ساتھ میل ملاپ اور معاملات میں پیش آتی ہیں اور ذرا ذرا سی بات اور اختلاف رائے پر دلوں میں بغض۔ کینہ۔ حسد۔ ریاء۔ تکبر پیدا ہو جاتا ہے اور اپنے بھائی کو حقیر سمجھنے لگتا ہے۔ چند روز اگر عبادت سنوار کر کرے اور اس کی عبادت کی لوگوں نے تعریف کی تو ریاء اور نمود پیدا ہو گیا اور وہ اصل غرض جو اخلاص تھی جاتی رہی۔ اور اگر خدا تعالیٰ نے دولت دی ہے یا علم دیا ہے یا کوئی خاندانی وجاہت حاصل ہے۔ تو اس کی وجہ سے اپنے بھائی کو جس کو یہ باتیں نہیں ملی ہیں۔ حقیر اور ذلیل جانتا ہے۔ اور اپنے بھائی کی عیب چینی کے لئے حریص ہوتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میراجی (بحوالہ "اس نظم میں")

چاندنی رات

یہ مار کہکشاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے
یہ نورانی دھواں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے
یہ مرمر کا جہاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے
فضا میں چاندنی کا نشہ ہے یا تاج نکھرا ہے
کہ ممتاز محل کے دل سے نور اٹھ کے بکھرا ہے
فن شاہ جہاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے
ہیں تارے کچھ شرارے شعلہ تخیل شاعر کے
کہ پروانے منور ہو گئے قندیل شاعر کے
یہ راتوں کا سماں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے

(روشن دین تنویر)

• اس کائنات کے بنانے والے کو سب سے بڑا فن کار کہا گیا ہے۔ لیکن وہ سب سے بڑا شاعر بھی ہے۔ اس کی تخلیقات میں کہیں تو ایک بڑے صنعت کار کے نمونے ہیں۔ کہیں شاعر کے تخیل کی طرح ہیولٰی ہی ہیولٰی ہے کہیں ہیولٰی اور باقاعدگی دونوں کچھ ایسے گھل مل گئے ہیں کہ۔ دن رات کی تقسیم میں رات کی کہکشاں ہی کو دیکھئے۔ لکھو کھا نورانی سالوں کے فاصلے پر یہ انجمستاں بکھرا پڑا ہے۔ سائنس دانوں کی دوربینیں ہمیں بجھاتی ہیں کہ ان کی اس پریشانی میں کوئی ترتیب نہیں ہے 'کوئی دور' کوئی قریب' کوئی اوپر' کوئی نیچے' کوئی دائیں کوئی بائیں' ہر جسم اپنی انفرادیت کو قائم رکھے ہوئے نور معکوس سے درخشاں ہے' لیکن ہمیں ایک باقاعدہ دودھیاندی بہتی معلوم ہوتی ہے۔ آسمان کے سینے پر لہراتی نہ جانے سے کہاں سے چلی ہے اور کہاں جاکر ختم ہو جاتی ہے یا شائد کہیں بھی جا کر ختم نہیں ہوتی۔ ایک اننت ناگ ہے جو ہر رات بس گھولتا ہے۔ ہر رات اپنی تابناک لہروں کے کف سے آسمان کے قعر تاریک کو نورانی بنا دیتا ہے اور کسی رات' کہیں' جب کوئی شاعر اسے دو چار لمحوں کے لئے غور سے دیکھتا ہے تو سوچتا ہے کہ یہ "مار کہکشاں" اس کے اپنے ہی دماغ کی تخلیق ہے۔

لیکن اس نظم میں تو شاعر تاج محل کا تذکرہ بھی کر رہا ہے۔ دیکھئے ٹھہریئے شائد اس نظم کا قصہ یوں ہو۔ آگرہ کے سفر میں تاج محل بھی دیکھا۔ لیکن وہیں کے ایک دوست نے کہا کہ رات کو جانا بہتر ہو گا۔ رات کو گئے اور رات بھی چاندنی' دیر تک گھومتے پھرتے رہے۔ آدھی رات آن پہنچی لوٹتے ہوئے دروازہ پر جی چاہا کہ جذبہ محبت کی اس فانی یادگار پر ایک نگاہ آخری ڈالتے جایئے۔ چلتے چلتے چاروں دوست کھڑے ہو گئے۔ معلوم نہیں وقت کی بات تھی کہ رات کا جادو یا کوئی اور پر اسرار طاقت جس نے چاروں کو کچھ دیر کے لئے خاموش کر دیا۔ تنویر کی نگاہ گنبد سے ہوتی ہوئی آسمان پر جا پہنچی کہکشاں پوری آب و تاب سے چمک رہی تھی نگاہیں وہاں پہنچ کر جیسے جم کر رہ گئیں۔ خاموشی' سکوت اور پھر ایک لمحہ کے بعد اس نے خاموشی کو توڑا۔ "یہ مار کہکشاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے" اور یونہی باقی نظم۔ اس کی داد کیا دی جاتی۔ سب چپ چاپ تھے اور میں بھی صرف اتنا ہی کہہ سکا۔ "یہ انداز بیاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے۔"

لیکن اگر نظم کا قصہ یوں ہے تو نظم کی تحریک کا سبب کہکشاں ہے یا تاج محل! نہ کہکشاں نہ تاج محل۔ نظم کا موضوع تو عنوان سے ظاہر ہے چاندنی رات۔ پھر یہ تاج محل ایک غیر متعلق تان کی طرح نغمے میں کیونکر آن موجود ہوا۔ دیکھئے غیر متعلق نہیں ہے' ایک اور زاویے سے چلئے۔ کہیں چاندنی رات میں ایک شاعر کھڑا کہکشاں کو دیکھ رہا ہے۔ کہکشاں اسے آسمان کے سینے پر ایک سفید سانپ کی طرح لہراتی بل کھاتی محسوس ہوتی ہے لیکن وہ تو کہکشاں ہے سانپ نہیں ہے' سانپ کا تصور شاعر کے ذہن کی تخلیق ہے کہکشاں کا بنانے والا کوئی اور ہے' مار کہکشاں کو شاعر نے جنم دیا ہے۔ اس لئے وہ سوچتا ہے کہ یہ مار کہکشاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے۔ "مار کہکشاں دھوئیں کی مانند لہراتا ہوا۔ چنانچہ "یہ نورانی دھواں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے۔" یہ دھواں ارضی نہیں کسی اور بستی کا ہے کسی اور جہاں کا جہاں ہر چیز سنگ مرمر کی طرح ہے۔ سنگ مرمر کے رنگ کی' اور

"یہ مرمر کا جہاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے"

اب دو لفظ قابل غور ہیں۔ مرمر اور جہاں۔ سنگ مرمر سے تاج محل شاہجہاں نے بنوایا تھا۔ اسی لئے تلازم خیال کے ذریعہ سے اگلے بند میں شاعر سوچتا ہے۔ "فضا میں چاندنی کا نشہ ہے یا تاج بکھرا ہے" اور چونکہ مار کہکشاں کی تخلیق شاعر نے کی اور تاج کی تخلیق ایک ایسے بادشاہ نے جو اپنے تخیل کے لحاظ سے شاعر ہی تھا اس لئے اس نظم کا شاعر اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ۔

"فن شاہ جہاں شاعر کے دل سے پیدا ہوتا ہے"

بلکہ ہر شئے ہر چیز بلکہ یہ تارے بھی شعلہ تخیل شاعر کے شرارے ہیں یہاں تک کہ رات کا یہ سماں جو اس وقت قائم ہو گیا۔ یہ بھی شاعر کے دل سے پیدا ہو گیا کیونکہ اس وقت حقیقتاً کوئی شے موجود نہیں نہ تاج ہے نہ کہکشاں بلکہ صرف رات ہے۔ چاندنی رات۔

بقیہ کالم 4

احمد عبد السلام کو اللہ تعالیٰ نے بیٹے سے نوازا ہے۔ اسی طرح دیگر خبریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

تعارف

ادارہ

اخبار احمدیہ لندن

اخبار احمدیہ لندن کا نومبر دسمبر 1995ء کا شمارہ پیش نظر ہے۔ اردو حصہ میں سب سے پہلے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک ارشاد بعنوان اپنی خواہشات 'ارادوں' اور آرزوؤں کو فنا کر کے خدا کے بن جائیں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد اسی صفحہ پر تحریک جدید کے نئے مالی سال کا اعلان ہے۔ اور اس کے آگے حضرت حافظ مختار احمد صاحب شاہجہانپوری (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ایک نظم جلسہ سالانہ کے چند اشعار ہیں۔

ایک اعلان نکاح بھی شامل اشاعت ہے یہ نکاح عزیزہ سحر احمد مغل صاحبہ بنت مکرم مختار احمد مغل صاحب بہمراہ عزیزم سید ایاز حیدر صاحب ابن مکرم سید عاشق حسین صاحب پڑھایا گیا تھا۔

پاکستان کے اخبارات کی بعض خبریں پیش کی گئی ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ مجالس سوال و جواب کا ذکر ہے اور اسی طرح پروفیسر مکرم چوہدری محمد علی صاحب کے اعزاز میں ایک تقریب کا ذکر بھی دیا گیا ہے۔ جس میں درج ہے کہ اس تقریب کے مہمانان میں مکرم عطاالمجیب راشد صاحب مکرم بشیر احمد خان رفیق صاحب مکرم خواجہ رشید الدین قمر صاحب مکرم محمد اسلم جاوید صاحب مکرم بشیر الدین احمد صاحب سامی مکرم مبارک احمد ساہی صاحب اور مقامی شعراء میں سے مکرم ارشد لطیف صاحب اور مکرم مرغوب احمد خاں صاحب موجود تھے۔ تقریبات رشتہ ناطہ کے سلسلے میں سیکرٹریان اور صدر صاحبان کی ذمہ داریوں کے متعلق سیکرٹری رشتہ ناطہ برطانیہ مکرم مولانا عبد الکریم شرما صاحب کا نوٹ ہے کچھ تقریبات شادی اور اعلان نکاح بھی دئے گئے ہیں اور اسی طرح محترم خواجہ بشیر احمد صاحب سابق استاد سنڈے سکول بیت الفضل لندن کی وفات کا ذکر ہے۔ اور قرار داد تعزیت پیش کی گئی ہے۔ مکرم خواجہ بشیر احمد صاحب محترم خواجہ غلام نبی صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ آپ ایک قابل استاد تھے اپ نے اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر 28 سال کا ایک لمبا عرصہ احمدی بچوں کی تعلیم و تربیت کی خدمت میں گزارا۔ آپ بیت الفضل کے سنڈے سکول کے روح رواں تھے اور یہ آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہے کہ سنڈے سکول آج تک باقاعدگی سے بچوں کی تعلیم و تربیت کی خدمات نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے آپ نے اپنی زندگی اس دینی خدمت میں صرف کر دی۔ محترمہ امتہ الہادی صاحبہ اہلیہ مکرم عطاالرحمان صاحب طاہر صدر حلقہ سوسائٹی کراچی کی وفات کا بھی ذکر ہے آپ مکرم ملک محمد مستقیم صاحب ایڈووکیٹ ساہیوال کی دختر تھیں اور حضرت مولانا ابو العطا صاحب جالندھری کی بہو تھیں۔ اور امام بیت الفضل لندن مولانا عطاالمجیب راشد کی بھابی تھیں۔ اسی طرح ایک مخلص کارکن مکرم احسان اللہ صاحب باجوہ کی وفات کا بھی ذکر ہے جن کی عمر وفات کے وقت 47 سال تھی۔ آپ ایک متقی اور پرہیزگار انسان تھے خوش اخلاق اور نہایت دیانت داری اور محنت سے کام کرنے والے۔ آپ کا پیشہ نجاری تھا جس میں بہت مہارت رکھتے تھے آپ نے تقریباً 9 سال کا عرصہ جماعت یو۔کے کی خدمت میں گزارا۔ اس عرصہ میں آپ نے یو۔کے۔ مشنوں میں مرمتوں کا کام بڑی محنت سے سرانجام دیا۔ آپ کو یورپ کے بعض مشنوں میں بھی اس خدمت کی توفیق ملی۔ اسی طرح مکرمہ احمد جان بی بی صاحبہ کی وفات کا ذکر ہے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو جنازہ حاضر اور جنازہ غائب پڑھائے ان کی فہرست دی گئی ہے۔ انگریزی حصہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ملفوظات میں سے دوسری جلد کے 255 صفحہ کے ارشادات دئے گئے ہیں۔ لجنہ کے اجتماع میں حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے خطاب کا ایک حصہ شامل اشاعت ہے اسی طرح امیر صاحب برطانیہ کے ارشاد کا ایک حصہ بھی پیش کیا گیا ہے۔ سکولوں کے طلباء جو بیت الفضل دیکھنے آئے ان کا ذکر ہے۔ کہا گیا ہے کہ دو سو دس تک طالب علم اس موقعہ پر موجود تھے۔ ایمنٹی انٹرنیشنل کے ایک اعلان کا ذکر ہے۔ جس میں تمام پس ماندہ اور ایسے لوگوں سے ہمدردی کا ذکر ہے جن پر تشدد روا رکھا جاتا ہے۔ یاد رہے کہ 1977ء میں امن کا نوبل پرائز ایمنٹی انٹرنیشنل اور 1978ء میں یہ انعام اقوام متحدہ کے انسانی حقوق تنظیم کو دیا گیا تھا۔ یہ اعلان ایمنٹی انٹرنیشنل کے متعلق احمدیہ جماعت کے سیکرٹری خارجہ نے دیا ہے۔ نامکمل مکرم داؤد احمد خان صاحب ابن ڈاکٹر حمید اللہ خان آف سپن ویلی جماعت کو اعلیٰ تعلیمی کارکردگی کی وجہ سے بیڈلے گرائمر سکول نے انعام دیا۔

(2) مسٹر عبد الباری ملک جو بریڈ فورڈ احمدیہ جماعت کے صدر ہیں کو لارڈ چینسلر ژایڈوائزری کمیٹی کا ممبر مقرر کیا گیا ہے۔ مسٹر باری ملک جسٹس آف پیس بھی ہیں اور اسی طرح ایشین بزنس فورم کے وائس چیئرمین یعنی سکولوں کی اپیل کمیٹی کے ممبر بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں یہ توفیق دے کہ وہ ان تمام فرائض کو احسن طریق پر بجا لا سکیں۔

پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب کے فرزند مسٹر

باقی کالم 2 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بوسنیا میں امن معاہدے پر عمل در آمد

بوسنیا کے بارے میں ڈیٹن امن سمجھوتے پر عمل در آمد کا سلسلہ بظاہر پرسکون انداز میں جاری ہے۔ نیٹو کی افواج آرہی ہیں اور امریکی افواج نے بھی ان کے ساتھ ساتھ مختلف مقامات پر اپنے ڈیرے ڈال دیئے ہیں۔

اس معاہدے کا پہلا امتحان 27۔ فروری کی ڈیڈ لائن تھی۔ معاہدے کے مطابق اس تاریخ کو سرائیوو کے اردگرد سے بوسنیا اور سرب فوجیوں کو اپنے مورچے چھوڑ کر پیچھے ہٹ جانا تھا۔ یہ مرحلہ بخیرو خوبی انجام پایا اور اب باقی بوسنیا کے مقامات سے سرب اور بوسنیائی فوجیں اپنے اپنے مورچے چھوڑ کر بیرکوں میں واپس جارہی ہیں۔ اس عمل کے لئے ڈیٹن معاہدے کے مطابق جنوری کے تیسرے ہفتے کی تاریخ مقرر ہے۔ اس تاریخ کو بوسنیا کے تمام مقامات پر نیٹو اور امریکہ کی افواج قابض ہو جائیں گی۔ گویا کہ جنگ کرنے والی متحارب افواج کو ان کے گھروں میں بھیج دیا جائے گا۔

اس کے بعد تیسرا مرحلہ مارچ میں آئے گا۔ ابھی تک کے بیان کردہ تمام مراحل میں سے یہ سب سے زیادہ مشکل مرحلہ ہے۔ اس روز ایک خاص تاریخ کو سرائیوو کا نظم ونسق یعنی سرائیوو کا قبضہ بوسنیا اور کروٹ مشترکہ فیڈریشن کو دے دیا جائے گا۔ اور سربوں کو اس شہر سے بے دخل کر دیا جائے گا۔

سرائیوو شہر اس چار سالہ جنگ کا گویا مرکز رہا ہے سربوں کی بھرپور کوشش تھی کہ وہ اس شہر کے باشندوں پر قیامت ڈھادیں اور اس شہر پر قبضہ کرکے بوسنیا نام کی حکومت کا نام ونشان مٹا دیں۔ لیکن بوسنیا قوم نے زبردست تاریخی اور بہادرانہ جدوجہد کرتے ہوئے اپنے شہر کا دفاع کیا۔ سربوں کی جب شہر پر قبضہ کرنے کی کوشش کامیاب نہ ہوئی تو انہوں نے شہر کا محاصرہ کرلیا۔ اور یہ محاصرہ اتنا شدید تھا کہ شہر میں آنے جانے کے تمام راستے بند ہو گئے۔ سربوں نے شہر کی بجلی گیس حتیٰ کہ پانی تک کاٹ دیا۔ سبزیاں بھی شہر میں نہ آنے دیتے۔ یہ سلسلہ تین سال سے زائد عرصہ جاری رہا۔ کبھی کبھار کسی بات چیت کے نتیجے میں بجلی یا گیس یا پانی عارضی طور پر بحال ہو جاتا۔ پھر جب سربوں کی ظلم کی رگ بیدار ہوتی تو دوبارہ یہ سہولتیں ختم کردی جاتیں۔

شہر میں آنے جانے کے راستے بند کرنے کے نتیجے میں شہر کے محصوروں نے ایک اور طریقہ نکالا۔ وہ طریقہ یہ تھا کہ ایک سرنگ کھودی گئی جو سربوں کے زیر قبضہ علاقے کے نیچے سے گذرتی ہوئی بوسنیائی فوجوں کے زیر قبضے علاقے میں جاکر نکلتی تھی۔ جنگ کے تاریک حالات اور شدید مشکلات میں کھودی گئی یہ سرنگ ہر قسم کی سہولتوں سے محروم تھی اور آئے دن کیچڑ اور گند سے بھری رہتی۔ یہ اس شہر میں آمدورفت کا واحد ذریعہ تھا۔ اور یہ سرنگ فوجی انتظامیہ کی تحویل میں تھی۔ جنگ کے دنوں میں عام انتظامات پر بھی فوجی انتظامات کو غالب کرنا پڑتا ہے۔ جو عام شہریوں کی تکالیف میں اضافے کا بھی باعث بنتا رہتا ہے۔ یہاں بھی یہی ہوا۔ ہر شخص کو اس سرنگ سے آنے جانے کی اجازت نہ تھی۔ بڑی مشکل سے اجازت ملتی اور اکثر لوگ مشکلات ہی کا شکار رہتے۔ پھر سربوں کی طرف سے گاہ بگاہ شہر پر گولہ باری بھی ہوتی رہتی جس سے عمارتیں تباہ ہو چکی تھیں۔ سرائیوو شہر کے محصورین نے تین سال ناقابل بیان اذیتیں برداشت کرکے اپنی آزادی کی ٹمٹماتی شمع کو فروزاں رکھا۔

ڈیٹین امن معاہدے کے مطابق اب مارچ میں سرائیوو شہر کو کلیتہ "اہل بوسنیا کے حوالے کر دیا جائے گا۔ یہ مرحلہ خطرات سے خالی نہیں ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے ہو سکتا ہے کہ سربوں نے اقوام متحدہ سے درخواست کی ہے کہ سرائیوو کی مسلمانوں کو حوالگی کی تقریب مارچ سے ملتوی کرکے اکتوبر کردی جائے۔ لیکن اقوام متحدہ اور نیٹو کے ذرائع نے اس مطالبے کو مسترد کردیا ہے۔ یہ خطرے کی ایک گھنٹی ہے۔ اگرچہ مارچ تک' بلکہ اس سے بھی پہلے' نیٹو کی 60 ہزار افواج پوری طرح بوسنیا کا کنٹرول سنبھال چکی ہوں گی اور اس وقت سربوں کو دم مارنے کی مجال نہ ہو گی لیکن ان دیکھے خطرات ابھی سے دلوں کو ڈرا رہے ہیں۔

اس امن معاہدے پر عمل در آمد میں ابھی تک صرف ایک بدمزگی ہوئی ہے۔ سربوں نے 13 بوسنین شہریوں کو اغوا کرلیا۔ اس پر خاصی لے دے ہوئی۔ خطرہ تھا کہ بات بڑھ نہ جائے مگر چند دن کے بعد بالآخر سربوں نے اغوا شدگان کو رہا کر دیا۔ اور یوں بات بگڑتے بگڑتے رک گئی۔

ooo

پاک امریکہ تعلقات

امریکہ نے اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ وہ پاکستان کے ساتھ مل کر دہشت گردی کو ختم کرنا چاہتا ہے سال نو پر ایک فارن پریس سنٹر میں پریس کانفرنس کے دوران امریکہ کے نمائندہ نیکولس برن نے کہا کہ پاکستان اور امریکہ کے آپس میں کئی چیلنج ہیں لیکن کئی باتیں ایسی بھی ہیں کہ دونوں ملکوں کو اکٹھا کر دیتی ہیں جب ان سے پوچھا گیا کہ نئے سال میں ہندوستان اور پاکستان کے متعلق ایٹمی ہتھیاروں کے سلسلے میں امریکہ کی پالیسی کیا ہو گی تو انہوں نے کہا کہ پاکستان میں نئے امریکی سفیر عنقریب اپنا عہدہ سنبھالنے والے ہیں وہ اور ہندوستان میں امریکی سفیر ہمارے بہترین سفارتکار ہیں اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ پاکستان میں نئے امریکی سفیر خوب جانتے ہیں کہ پاکستان اور امریکہ کو آپس میں ملانے والے کونسے امور ہیں بہرحال ہم دونوں کے ساتھ ایک جیسا سلوک کریں گے۔

ooo

مست گل کی گرفتاری

جب ہندوستان کو پتہ چلا کہ کراچی میں مست گل کو حراست میں لے لیا گیا ہے تو انہوں نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ اسے واپس ہندوستان بھیجا جائے بھارت کی حکومت نے اپنی وزارت داخلہ اور وزارت خارجہ سے کہا کہ وہ کوشش کرے کہ مست گل کو پاکستان سے واپس ہندوستان بھیج دیا جائے۔ الزام لگایا جاتا ہے کہ شیخ نورالدین ولی کے مزار کو مست گل ہی نے تباہ کیا تھا اور اس کے ساتھ چرار شریف کے سینکڑوں گھر بھی جل گئے تھے یہ بتایا جاتا ہے کہ مست گل حزب المجاہدین کا ایک وقت میں سربراہ تھا اس واقعہ کے بعد مست گل کے متعلق بتایا گیا کہ فرار ہو کر پاکستان چلا گیا اور ہندوستان کی فوج کے تشدد آمیز رویئے کے خلاف اس نے کئی جلوسوں میں حصہ لیا گزشتہ دنوں جب اسے حراست میں لیا گیا تو اس پر الزام یہ تھا کہ وہ کراچی کے حالات کو خراب کر رہا ہے۔

ooo

عراق پر پابندیاں

اقوام متحدہ کی سیکیورٹی کونسل ہر دو ماہ کے بعد عراق پر لگائی گئیں پابندیوں کے متعلق دوبارہ غور کرتی ہے گزشتہ دنوں پھر یہ فیصلہ کیا گیا کہ پابندیاں جاری رکھی جائیں بتایا جاتا ہے کہ جس اجلاس میں یہ غور کیا جاتا ہے وہاں ووٹ نہیں لئے جاتے سوائے اس کے کہ پندرہ اراکین ایک قرارداد پیش کریں کہ پابندیاں اٹھالی جائیں۔ ابھی تک کسی ملک نے پابندیوں کے اٹھائے جانے کے متعلق اپنی رائے پیش نہیں کی یاد رہے کہ یہ پابندیاں اگست 1990ء میں اس وقت لگائی تھیں جب عراق نے کویت پر حملہ کیا تھا۔ جن وجوہات کی بناء پر یہ پابندیاں اٹھائی جاسکتی ہیں ان میں یہ بات شامل ہے کہ بغداد اپنے تمام تباہ کن اسلحہ کو ختم کرے اور اقوام متحدہ کے سپیشل کمیشن کو یقین دلائے کہ وہ ایسا کر چکا ہے۔ گذشتہ اگست میں بعض ایسی اطلاعات ملیں تھیں جس سے پتہ چلتا تھا کہ ابھی ایسا اسلحہ اس کے پاس موجود ہے کہا جاتا ہے کہ عراق کے ہمدرد ملک مثلاً روس اور فرانس بھی کہتے ہیں کہ وہ ابھی اس کی سفارش نہیں کرسکتے کہ پابندیاں اٹھالی جائیں۔ سیکیورٹی کونسل کے اراکین نے عراق کو یہ بھی پیشکش کی ہوئی ہے۔ کہ وہ اپنے تیل کی محدود مقدار اقوام متحدہ کی نگرانی میں فروخت کرسکتا ہے تاکہ انسانی ہمدردی کے طور پر وہ اپنی ضروریات خورونوش خرید سکے لیکن عراق نے ابھی تک یہ پیشکش قبول نہیں کی۔

ooo

امریکہ بمقابلہ ایران

گزشتہ دنوں یہ خبر ایران کے لئے تشویش کا باعث رہی کہ امریکہ نے ایران کی حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لئے ایک بڑی رقم مختص کردی ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ اگر واقعی یہ بجٹ منظور ہو گیا تو وہ عدالتی چارہ جوئی کرے گا۔ اس نے امریکہ کے اس پروگرام کو عالمی دہشت گردی کا نام دیا ہے اور عالمی برادری سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسی کارروائیوں کو روکے۔ پاکستان نے بھی امریکہ کے اس فیصلے کو کہ ایران کی حکومت کو غیر مستحکم کیا جائے مذمت کی نظر سے دیکھا ہے۔ اب بتایا گیا ہے کہ پاکستانی سینیٹ کے بتیس اراکین نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل بطرس غالی کو ایک خط لکھا ہے جس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ کا یہ فیصلہ عالمی برادری کے مسلمہ اصولوں کے خلاف ہے اور غیر اخلاقی بھی۔ ان سینیٹروں میں حزب اختلاف کے اراکین اور مذہبی رجحان رکھنے والے شامل ہیں۔ انہوں نے ایک خط تنظیم اسلامی کانفرنس کو بھی بھیجا ہے اور کہا ہے کہ وہ ہر ممکن کوشش کرے کہ امریکہ اپنے اس فیصلہ کو واپس لے لے۔ اور ایسی کارروائیوں سے باز آئے۔

ooo

کابل پر راکٹ سے حملہ

نئے سال کے آغاز میں کابل پر جو راکٹ گرایا گیا ہے اس میں بیس افراد ہلاک ہوئے ہیں اور پچاس کے قریب زخمی۔ یہ پہلا راکٹ ہے جو اس سال داغا گیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ دس افراد تو موقعہ پر ہی ہلاک ہو گئے اور باقی ہسپتال کو جاتے ہوئے یا ہسپتال پہنچ کر۔ کابل کی حکومت نے کہا ہے کہ یہ راکٹ (بیس عدد) طالبان نے ایک بھرے بازار میں مارے ہیں۔ اور ایسے کسی بھی پہلے حملے کی نسبت اس حملے میں زیادہ اموات ہوئی ہیں۔ طالبان کی کوشش یہ ہے کہ یا تو حملہ کرکے کابل پر قبضہ کرلیں یا ایسا کرنے سے پہلے صدر پروفیسر برہان الدین ربانی اپنا عہدہ چھوڑ دیں۔ اگرچہ صدر نے یہ پیش کش کی تھی کہ وہ مخالفین کے کیمپوں میں جاکر گفت وشنید کے لئے تیار ہیں لیکن طالبان نے کہا ہے کہ دراصل صدر برہان الدین اپنے لئے مزید وقت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اس لئے وہ اپنا وقت گفتگو میں صرف کرنے کی پیش کش کر رہے ہیں.

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب بندیشہ دارالیمن ربوہ کو مورخہ 6- جنوری 1996ء کو دل کا حملہ ہوا اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں احباب سے ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم صوبیدار میجر برکت علی صاحب سیکرٹری مال دارالیمن وسطی ربوہ کے گلے کا میجر اپریشن 10- جنوری 1996ء کو سی- ایم- ایچ ہسپتال لاہور میں ہو گا اپریشن کی کامیابی اور صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم (ریٹائرڈ) صوبیدار چوہدری صداقت احمد صاحب ناصر آباد ربوہ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

نکاح

○ مکرم کلیم احمد بھٹی صاحب ابن مکرم رشید احمد بھٹی صاحب معلم وقف جدید کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ صائمہ نور صاحبہ چوہدری بنت مکرم غلام مصطفیٰ صاحب کینیڈا بعوض حق مہر سات ہزار کینیڈین ڈالر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے مورخہ 95-11-18 کو بیت المبارک میں بعد عصر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

ولادت

○ مکرم فرید احمد مبارک صاحب ابن مکرم چوہدری فتح محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے 29 دسمبر 1995ء کو بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام از راہ شفقت حضرت صاحب نے بہزاد احمد مبارک عطا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

اعلان داخلہ ایم بی بی ایس- آغا خان یونیورسٹی کراچی

○ آغا خان یونیورسٹی کراچی نے MBBS ڈگری کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔ یہ درخواستیں 7 جنوری تا 29 فروری 1996ء وصول کی جائیں گی
اہلیت انٹرمیڈیٹ میڈیکل گروپ بغیر این سی سی کے کم از کم 60% نمبر حاصل کئے ہوں۔
تعلیمی سال کا آغاز 6- اکتوبر 96ء سے ہو گا۔
داخلہ کے لئے کسی بھی قسم کا کوٹہ یا نشستیں مخصوص نہیں ہیں۔ امیدوار پاکستان کے کسی بھی حصے اور بیرون ملک سے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ صرف تعلیمی استعداد اور قائدانہ صلاحیت کی بنیاد پر ہو گا۔ یونیورسٹی مستحق طلبہ کی مالی اعانت کا بندوبست بھی کرتی ہے۔ پاکستان میں مقیم تمام امیدوار خواہ وہ کسی بھی تعلیمی سسٹم سے تعلق رکھتے ہوں کے لئے امتحان داخلہ پاس کرنا ضروری ہے جو کہ کراچی- لاہور- پشاور- کوئٹہ- اسلام آباد اور گلگت میں منعقد ہو گا۔
داخلہ فارم وپراسپکٹس 150 روپے کے عوض درج ذیل پتہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں آغا خان یونیورسٹی- پوسٹ بکس 3500 اسٹیڈیم روڈ کراچی- 74800
فیکس 92-21-4934294
درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 29 فروری 96ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ مورخہ 6 جنوری 96ء ملاحظہ فرماویں۔

(نظارت تعلیم)

احمدیہ ٹیلی ویژن کی نئی ڈائرکشن

نئے اوقات کار

○ (1) 8 جنوری سے درج ذیل سیٹیلائٹ پر Test نشریات کا آغاز ہو گا۔ یہ ٹرانسمیشن 8 جنوری اور 9 جنوری کو شام ساڑھے چار بجے سے ساڑھے سات بجے ہوں گی۔ اس کے لئے ڈش کی پوزیشن حسب ذیل ہو گی۔
66°E اور فریکوئینسی 1385-1380 ہو گی۔
Audio فریکوئینسی نمبر 1= 6.50
Audio فریکوئینسی نمبر 2= 7.02
Elevation 60-50 ہو گی۔
(2) 10 جنوری 1996ء سے نئے سیٹیلائٹ پر باقاعدہ نشریات آغاز ہو گا۔ ان نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔
(1) روزانہ شام سات بجے سے رات دس بجے تک ماسوائے جمعہ
(2) جمعہ کے روز شام چھ بجے سے رات نو بجے تک
(3) رمضان کے دوران 96-1-22 سے 96-2-22 تک نشریات کے اوقات حسب ذیل ہوں گے۔
روزانہ دوپہر ساڑھے چار بجے سے شام ساڑھے سات بجے تک۔

(نظارت اشاعت صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان)

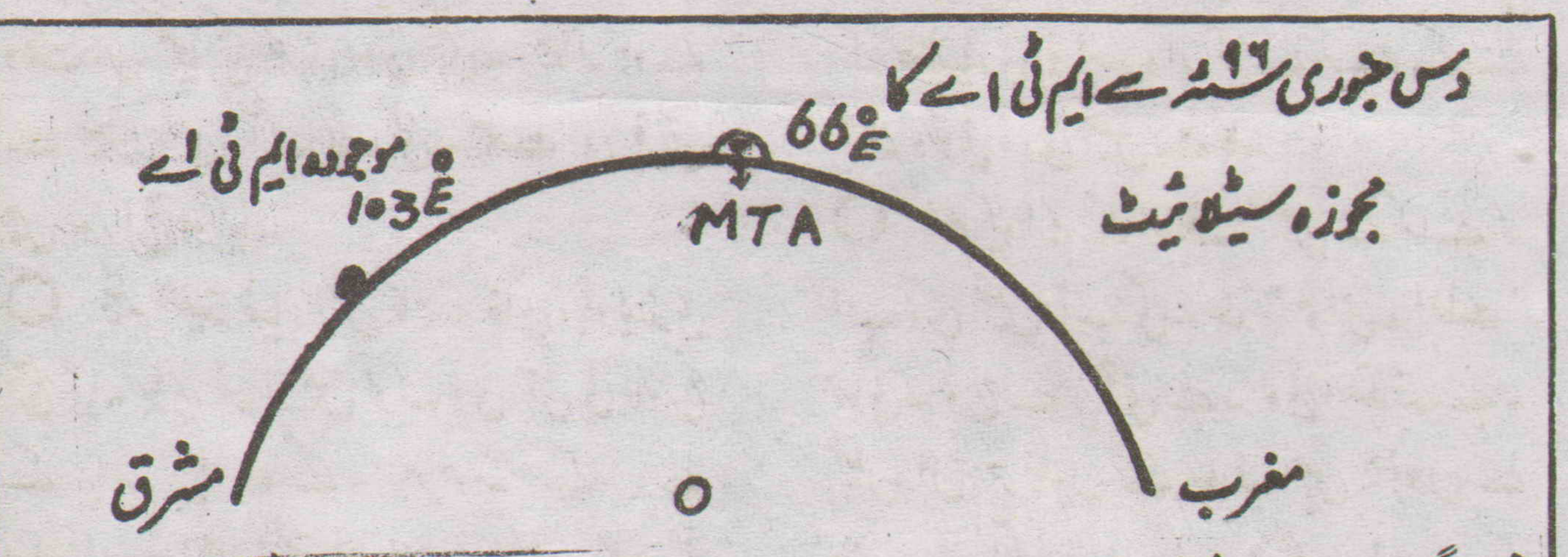

جس جگہ اس وقت ڈش کا رخ ہے اس سے 37 درجے مغرب کی طرف ڈش گھمائیں اور ڈش کو قریباً دس۔ بارہ درجے اوپر بھی کرلیں۔

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ بخت بھری صاحبہ بابت ترکہ مکرم میاں محمد نذیر صاحب)

محترمہ بخت بھری صاحبہ بیوہ مکرم میاں محمد نذیر صاحب ساکن بھاکا بھٹیاں تحصیل وضلع حافظ آباد نے درخواست دی ہے کہ ان کے شوہر۔ قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 31/24 دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال 55 مربع فٹ میرے بیٹے غضنفر احمد صاحب اور بیٹی مسرت نذیر صاحبہ کے نام برابر برابر منتقل فرمادیں۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-
(1) محترمہ بخت بھری صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم غضنفر احمد صاحب (بیٹا)
(3) محترمہ مسرت نذیر صاحبہ (بیٹی)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

○ (مکرم میاں صابر علی صاحب بابت ترکہ مکرم عمرالدین صاحب)

مکرم صابر علی رانا صاحب ولد میاں عمرالدین صاحب مکان نمبر 6006 سادات کالونی نزد ڈگری کالج بہاولنگر نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے والد مکرم میاں عمرالدین صاحب ولد مولا بخش صاحب۔ قضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں ان کے نام الاٹ شدہ پلاٹ نمبر 5/21 برقبہ دس مرلے واقع محلہ دارالیمن ربوہ میرے نام منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔
ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔
(1) مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ (بیٹی)
(2) مکرم میاں صابر علی صاحب (بیٹا)
بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

بقیہ صفحہ 1

(کلام الٰہی) نے فرمایا ہے کہ یہ ذکر لازماً ذکر الٰہی میں تبدیل ہو گا کیونکہ ان کے ذکر کی تو جان ہی اللہ تعلق میں ہے یہ وہ پاک نسلیں ہیں جو خدا کی ہو چکی تھیں۔ ان کا خدا کے سوا کوئی تشخص دکھائی نہیں دیتا۔ اب اگر حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب (راہ مولا میں جان قربان کرنے والے) کی بات کریں تو ان کے آباء واجداد' خاندان قومیت کا کسی قسم کا کوئی تصور ہرگز ذہن میں نہیں آتا۔ ایک ایسا پاک آسمانی شہزادہ دکھائی دیتا ہے جو کلیتہً "خدا کا ہو چکا تھا اور اس نے اپنے خون کے ایک ایک قطرہ سے اپنی وفا ثابت کی۔ اس کو (آباء کا ذکر) کہتے ہیں۔ یعنی مذہبی اصطلاح میں آباء کا ذکر کرنا اور یہ ذکر تو خدا پر ختم ہوتا ہے اور خدا کے علاوہ اس ذکر کی کوئی حقیقت نہیں رہتی۔ ذکر بنتا ہی نہیں۔ ان بزرگوں کا ذکر کرکے ناممکن ہے کہ خدا یاد نہ آئے۔ پس ان معنوں میں آپ اگلی نسلوں کی تربیت کریں۔

(از خطبہ 30- اپریل 1993ء)

ہومیوپیتھک اور یونانی ادویات / ہمدردانہ مشورہ • بہترین تشخیص • مناسب علاج
نیز بالوں کو گرنے سے روکنے اور سیاہ رکھنے والا تنویر ہیئر ٹانک دستیاب ہے
لقمان میڈیکوز المعروف ساجد دواخانہ
حکیم نصیر احمد تنویر ڈاک خانہ روڈ حافظ آباد
لقمان نصیر ناصر D.H.M.S
فون دکان 0438-520411
رہائش 0438-2195

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 8- جنوری-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 7 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 20 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں ایک بس کے اندر بم کا دھماکہ ہونے سے 8- افراد ہلاک اور 35 زخمی ہو گئے۔ دھماکے کے لئے دیسی ساخت کا امپرووائزڈ بم استعمال کیا گیا۔ جسے واشنگ مشین کا ٹائمر لگایا گیا تھا۔ کئی لاشیں جل گئیں۔ اکثر کے اعضاء جسم سے الگ ہو گئے۔ 15- زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔ ایک قریبی عمارت کے شیشے ٹوٹ گئے۔ مرنے والوں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔ یہ بس صدر سے گلشن اقبال جا رہی تھی۔ بس میں شام پانچ بج کر پچاس منٹ پر دھماکہ ہوا۔ اس وقت بس کھچا کھچ بھری ہوئی تھی۔ دھماکہ ہونے سے سیٹوں میں آگ لگ گئی۔ چھت اور فرش میں سوراخ ہو گیا۔

○ بیگم شفیقہ ضیاء الحق کا جسد خاکی راولپنڈی پہنچ گیا۔ بڑی تعداد میں لوگ وی آئی پی لاؤنج کے باہر جمع ہو گئے۔ مرحومہ کے بڑے صاحبزادے اعجاز الحق ایم این اے اور چھوٹے ڈاکٹر انوار الحق کی حالت رو رو کر غیر ہو گئی۔ شیخ زین بن سلطان، وفاقی وزیر نواب یوسف تالپور، اور افغان رہنماؤں گل بدین حکمت یار، مولوی یونس خالد اور جلال الدین حقانی نے تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے دو عہدیداروں نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ بے نظیر بھٹو نواز شریف کی مقبولیت سے گھبرا کر سندھی قوم پرستوں سے مدد مانگنے جی ایم سید کے گھر پہنچ گئی ہیں۔

○ جاپان پاکستان کی امداد میں ڈیڑھ سو ملین ڈالر اضافہ کا اعلان بے نظیر بھٹو کے دورہ کے موقع پر کرے گا۔ جاپان مختلف منصوبوں میں 500 ملین ڈالر کی سرمایہ کاری بھی کرے گا۔ دونوں ملکوں میں پانچ اہم منصوبوں پر معاہدے ہوں گے۔ لاہور میں لائٹ ریل ٹرانزٹ سسٹم کے لئے 400 ملین ڈالر قرضہ دے گا۔ یہ ٹرین بھاٹی چوک سے کلمہ چوک تک چلائی جائے گی۔ درمیان میں 15- اسٹیشن ہوں گے 35 سے 40 ہزار مسافر سفر کر سکیں گے۔ جاپان پاکستان کے لئے شرح سود میں بھی کمی کرے گا۔

○ موٹروے کو چھ رویہ بنانے کا کام دوبارہ شروع کر دیا گیا ہے۔ کورین ڈائیوو کمپنی اور نیشنل ہائی وے اتھارٹی کے مابین موٹروے کو چھ رویہ کرنے کا نیا معاہدہ طے پا گیا ہے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبدالقیوم نے بھارتی زی ٹی وی کے پروگرام "آپ کی عدالت میں" کہا ہے کہ ہم آزاد کشمیر کو کشمیر کی تحریک آزادی کا بیس کیمپ بنانا چاہتے ہیں لیکن حکومت نہیں مانتی۔ آزاد کشمیر میں صرف مہاجر کیمپ ہیں وہاں کوئی تربیتی کیمپ نہیں۔ بھارت ہمیں ختم نہیں کر سکتا۔ جنگ سے دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ مقبوضہ کشمیر میں جب تک مظالم جاری ہیں تحریک حریت کو روکا نہیں جا سکتا۔ انہوں نے کہا مقبوضہ کشمیر میں صحافی زیر عتاب ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ اب حکمرانوں کو دھکے دے کر نکالنے کا وقت آ چکا ہے۔ یہ بات طے شدہ ہے کہ 1996ء تبدیلی کا سال ہے۔ اب مسلم لیگ کو دوبارہ بر سر اقتدار آنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اگر ہم نے حکومت ختم نہ کی تو تاریخ ہمیں معاف نہیں کرے گی۔

○ مسلم لیگ (ن) کے میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ پیپلز پارٹی کو امیدوار کھڑے کرنے کے لئے آئندہ کوئی آدمی نہیں ملے گا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ اب فوج نہیں آئے گی۔ جلد "عوامی مداخلت" ہو گی۔ فوج سے دشمنی ہے نہ کوئی اختلاف ہے۔ لیکن ان جرنیلوں کے خلاف ہیں جنہوں نے وڈیروں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے ساتھ گٹھ جوڑ کر رکھا ہے۔ حکومت سے مذاکرات اب لاہور میں عوام کے سامنے مینار پاکستان کے نیچے ہو سکتے ہیں ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ اگر میں پاکستان گیا تو ایئرپورٹ سے باہر زندہ نہ جا سکوں گا۔

○ اپوزیشن عید الفطر کے بعد حکومت کے خلاف تحریک چلائے گی۔ مسلم لیگ (ن) کے رہنماؤں نے حلیف جماعتوں اور ملی یکجہتی کونسل کے بعض رہنماؤں سے رابطے شروع کر دیئے ہیں۔

○ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے ملٹری سیکرٹری نے مسٹر اعجاز الحق سے فون پر رابطہ کر کے وزیر اعظم کی طرف سے اظہار تعزیت کیا۔

○ وفاقی حکومت نے انکم ٹیکس کے نادہندگان کے خلاف بھرپور کارروائی کی کلیرنس دے دی ہے۔ انکم ٹیکس نادہندگان کی جائیدادیں قرق کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ متعدد تجارتی اداروں، فیکٹریوں اور ملوں کے بینک اکاؤنٹس منجمد کر دیئے جائیں گے۔ سینکڑوں نادہندگان کو نوٹس جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ پیپلز پارٹی کے رکن قومی اسمبلی مسٹر منور منج جن کو منشیات کی سمگلنگ کے الزامات کا سامنا ہے۔ ان کو قومی اسمبلی میں منشیات کے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ وہ منشیات کے خاتمے کے اقدامات تجویز کریں گے۔

○ سپریم کورٹ کے ججوں نے اپنی حفاظت کے انتظامات کو ناقص قرار دے دیا ہے۔ فل کورٹ میٹنگ میں وکلاء کے بابار پیشی لینے کے رجحان پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے نظر ثانی کی فضول درخواستیں دائر کرنے کے رجحان پر قابو پانے کے لئے زر ضمانت بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ ججوں کے گاؤن پر نقرئی لائننگ کا اضافہ کیا جائے گا۔

○ پاک سعودی فرٹیلائزر فیکٹری کی نج کاری کے فیصلے پر احتجاج کیا جائے گا۔ یہ بات فیکٹری سے متعلقہ تین تنظیموں نے کہی ہے ان کا کہنا ہے کہ ایک ارب روپے ٹیکس دینے والے ادارے کو دو ارب میں بیچ دیا گیا ہے۔

○ چار ملکی ماسٹرز کرکٹ ٹورنامنٹ میں پاکستان نے بھارت کو ہرا دیا۔ اس میں ریٹائرڈ شدہ ٹسٹ کرکٹرز نے حصہ لیا۔ مدثر نذر نے شاندار سنچری بنائی۔

○ کابل پر بمباری کے بعد شہر کی حالت یہ ہو گئی ہے کہ 60 فیصد شہریوں کو خوراک میسر نہیں آ رہی۔ امدادی قافلہ چار دن لیٹ پہنچا۔ افغان جہازوں نے جوابی طور پر طالبان کے مورچوں پر بمباری کی۔

○ سٹیل ملز کراچی میں اربوں روپے کے گھپلے کے الزام میں سابق چیئرمین کو چارج شیٹ کر دیا گیا ہے۔ قومی اسمبلی کمیٹی نے جواب طلب کر لیا ہے۔

○ لاہور اور دہلی میں اشیائے صرف کی قیمتوں کا موازنہ کیا گیا ہے۔ کاریں اور دالیں دہلی میں جبکہ گندم چاول اور دیسی گھی لاہور میں سستے ہیں۔ ادھر بنگلہ دیش نے دعویٰ کیا ہے کہ ہماری چائے 40 فیصد سستی ہے۔

○ ایران میں امریکہ کے لئے جاسوسی کرنے والے پانچ افراد کو پھانسی دے دی گئی ہے۔

○ نواب شاہ میں شہید چوک میں بم کا دھماکہ ہونے سے دس بچے زخمی ہو گئے۔ علاقہ میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مشتبہ افراد کو حراست میں لے لیا گیا ہے۔

احمد ڈینٹل کلینک
دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
½3 تا ½7 بجے شام
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

مطب حمید (رجسٹرڈ)
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
اولاد کا نہ ہونا • پیدا ہو کر فوت ہو جانا • نرینہ اولاد کی خواہش • ماہواری • ورم و لیکوریا • بے قاعدگی • بچوں کا سوکھا • گرمی • گیس • شوگر • بلڈ پریشر کا مکمل علاج ہوتا ہے
پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ، گوجرانوالہ 254634

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈ ایچ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

ربوہ میں جائیداد برائے فروخت
دفتر انصار اللہ مرکزیہ کے سامنے بر لب سڑک نئی تعمیر شدہ دو کانیں و مکان بمعہ عقب میں پرانا تعمیر شدہ رہائشی مکان بر قبہ ۱۵ مرلہ پانی بجلی گیس اور ٹیلی فون کی سہولت کیساتھ
رابطہ فون ربوہ 463-04524
آفتاب احمد مرزا ایڈووکیٹ

ربوہ میں ایک قابل اعتماد ہومیو پیتھک کلینک کا اضافہ
فرحت کلینک
متصل انجم کلینک اقصیٰ چوک ربوہ
زیر نگرانی: سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبدالباسط قمر (ہومیو فزیشن)
اوقات: 4 تا 7 بجے شام

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کیساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں • مکانات • پلاٹ • دوکانیں و دیگر سکنی و زرعی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
۱۵- کمیٹی مارکیٹ اقصیٰ روڈ
فون: 212379
558
ربوہ

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابل اعتماد مفید و مجرب ادویہ

زد جام عشق	۶۰ گولی	۸۰۰/-
نواب شاہی	۶۰ گولی	۱۰۰۰/-
سونے چاندی کی گولیاں	۳۰ گولی	۲۰۰/-
شباب آور موتی	۳۰ گولی	۸۰/-
حب نشاط	۲۰ گولی	۴۰/-

کامیاب علاج ۔ ہمدردانہ مشورہ
ناصر دواخانہ ۔ گول بازار ۔ ربوہ
فون نمبر۔ 21234 (04524)